إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا.
(پ15 بنی اسرائیل 36)

بے شک کان اور آنکھ اور دل...... ان سب سے سوال ہونا ہے

آخر
جھگڑا کیوں؟؟؟

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے :

☆ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا......

☆ خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا۔

☆ اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں،

مصنف:
ابو تراب
حضرت مولانا محمد عرفان قادری غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاشرے میں نااتفاقیوں کی وجوہات میں سے ایک وجہ......اور......

اس کے حل سے متعلق ایک مختصر اِصلاحی رسالہ

آخر جھگڑا کیوں؟

اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے :

☆میاں بیوی کے درمیان جھگڑا............☆جادو کروادیا ہے۔

☆ساس بہو میں جھگڑا............☆دوستوں کے درمیان جھگڑا۔

☆ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا......

☆خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا۔

☆اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں،

کسی کی بات دوسروں کو نہ پہنچاؤ......جھوٹے کا منہ کالا............پیٹ کا ہلکا۔

مصنف: ابو تراب حضرت مولانا محمد عرفان قادری غفرلہ

Nafseislam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے استاذِ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکمل دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس رسالے کو خلقِ خدا کے لئے اصلاح کا سامان بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین

2

New

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَارِئِیْنِ مُحْتَرَم! عصرِ حاضر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ معاشرے میں دن بدن امن وسکون تباہ وبرباد ہوتا جارہا ہے...... بسے بسائے گھر چند لمحات میں ٹوٹتے بکھرتے نظر آرہے ہیں......لڑائی جھگڑے، خون خرابی، قتل وغارت گری، بغض وعناد، فتنہ وفساد، عام ہوتا جارہا ہے......مزید اَلَمِیَّہ یہ ہے کہ لوگ ان قباحتوں کے اسباب پر غور وتفکر کرکے ان کا سدِّ باب کرنے کے بجائے آنکھ بند کرکے ان برائیوں میں مُسْتَغْرَق ومشغول نظر آرہے ہیں۔

اگر ان قباحتوں کے اسباب پر غور وتفکر کیا جائے، تو بظاہر اس کے کئی اسباب دکھائی دیتے ہیں...... اِنہیں اسباب میں سے ایک عظیم سبب **''یک طرفہ بات سن کر فیصلہ کرلینا''** بھی نظر آتا ہے...... اس برائی نے امن وسکون کو تباہ وبرباد کرنے کے سلسلے میں کوئی بھی شعبہ نہیں چھوڑا، تقریباً ہر شعبہ میں **''یک طرفہ بات سن کر بڑے بڑے فیصلے کرلئے جاتے ہیں''** لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے، تو پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

یہ وہ عظیم قباحت ہے، جو خود کئی گناہوں کے فتحِ باب کا ذریعہ بن چکی ہے، اگر اس کا فوری حل نہ کیا جائے تو نتیجۃً آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے، دنیوی نقصان کا باعث بھی بنتی ہے۔

اَوَّلًا: گھروں کے ماحول کو دیکھا جائے تو فتنہ وفساد کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ یہی نظر آتی ہے، **مثلاً**:۔

میاں بیوی کے درمیان جھگڑا:۔ ساس نے بہو کو کسی کام کے لئے آواز لگائی...... بہو کسی دوسرے کام میں مشغول ہونے کی بنا پر آواز کو نہ سن سکی...... اب گھر میں جب شوہر صاحب تشریف لائے تو ساس نے فوراً اپنے بیٹے کو شکایت کردی۔

کہ بیٹا! آج میں بہو سے بہت ناراض ہوں! میں نے اسے صرف ایک کام کرنے کے لئے آواز لگائی، مگر اس نے میری آواز سننے کے باوجود مجھے جواب نہ دیا، بیٹا! آج تو ''بہو'' کو ایک دو ہاتھ لگا ہی دے۔

اب اگر شوہر حقیقت کی معرِفت نہ ہونے کی بنا پر **''یک طرفہ بات سن کر بیوی سے تصدیق کئے بغیر''** اُس پر بدگمانی کر بیٹھتا ہے تو اس کے کیا کیا نقصانات سامنے آتے ہیں؟

(1): زوجہ سے محبت میں کمی واقع ہوجاتی ہے، کیونکہ زوجہ سے تصدیق نہ کرنے کی بنا پر اسے حقیقت کا علم ہی نہیں ہوتا، اور وہ اپنی زوجہ کو قصوروار جان کر مُتَنَفِّرْ ہوجاتا ہے جو خود اِس کی غلطی ہے......

(2) یا پھر زوجہ کو ڈانٹنے، مارنے لگ جاتا ہے، جو کہ عموماً طلاق کا باعث بنتا ہے۔

(3) اس طرح گھروں ، خاندانوں، رشتہ داروں ، میں بغض وتنفر عام ہوجاتا ہے (یہی لڑائی جھگڑے کا بنیادی سبب بنتا ہے)

اس کے علاوہ......ان معاملات میں کثرت کے ساتھ جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، تہمت، الزام تراشیوں جیسے گناہِ کبائر کا ارتکاب کرکے اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کرنے والے اَفعال کئے جاتے ہیں۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

جادو کروادیا ھے:۔

ساس بہواور شوہر کے درمیان جھگڑے کی ایک صورت یہ بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ گھر کی عورتوں کو جب پریشانیاں بڑھتی ہوئی نظر آتیں ہیں تو وہ خواہ مخواہ شک وشبہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں کہ کہیں کسی نے جادو تو نہیں کروادیا......اس حالت میں عورتیں جعلی عاملوں کے پاس پہنچ کر اپنی پریشانیوں کا تذکرہ کرنا شروع کردیتی ہیں......جعلی عامل صاحب جو ایک وقت کی نماز تک نہیں پڑھتے، لمبے لمبے بال رکھے ہوئے ہوتے ہیں، بڑا سا جبہ پہنا ہوا ہوتا ہے......پیسے بٹورنے کے چکر میں کہہ دیتے ہیں کہ

’’بیٹا! تیرے گھر میں کسی نے جادو کروادیا ہے، فوراً اس کی کاٹ کروادے ورنہ تیرا گھر برباد ہوجائے گا‘‘......اب بھولی بھالی عورتیں ان کے جال میں پھنس کر فوراً پوچھتی ہیں ’’بابا جی! یہ بھی بتایئے کہ جادو کس نے کروایا ہے‘‘؟

......بابا جی کہتے ہیں: ’’بیٹی! اگر یہ پوچھنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے **فلاں بابا** کی نیاز کے لئے ہزار کا نوٹ جمع کروادے‘‘......عورتیں بیچاریں ہزار کا نوٹ نکال کر دے دیتی ہیں، پھر بابا سے پوچھتی ہیں بابا جی! اب بتایئے کہ جادو کس نے کروایا ہے؟......جعلی ونقلی بابا جی، جو زبان پر آیا بول دیتے ہیں کبھی تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ’’تیری بہو نے کروایا ہے‘‘......’’کبھی کہہ دیتے ہیں تیری ساس نے کروایا ہے‘‘......جب عورتوں کو یہ بات پہنچتی ہے تو وہ **’’یک طرفہ بات سن کر‘‘** بغیر سوچے سمجھے اپنی بہو یا اپنی ساس پر بدگمانی کرکے ان کو برا کہنا، دوسروں سے ان کی غیبتیں کرنا، ان کی عزت خراب کرنا، ان سے بدسلوکی سے پیش آنا شروع کردیتی ہے اس طرح

3
New

جو لڑائی جھگڑے اور فتنے فساد ہوتے ہیں وہ ہم سب جانتے ہیں۔

جو عورتیں ایسا کرتی ہیں وہ یاد رکھیں! کہ کوئی کتنا ہی بڑا عامل ہو......چاہے کتنا ہی نیک نظر آتا ہو......اگر یہ کہہ دے کہ فلاں نے تجھ پر جادو کروایا ہے یا فلاں نے تیرا مال چوری کیا ہے تو آپ اس پر ہرگز ہرگز اعتماد نہ کریں......کیونکہ وہ کسی کے بارے میں کوئی بھی بات کہتا ہے تو استخارہ یا عملیات کے ذریعے اشارہ حاصل کرکے بتاتا ہے اور استخارہ یا عملیات کے ذریعے جو بھی اشارہ ملتا ہے ظنی ہوتا ہے (یعنی اس میں شک وشبہ رہتا ہے) یہ قطعی (یعنی جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو) نہیں ہوتا۔

ساس بہو میں جھگڑا:۔

ساس نے اپنی بیٹی کو کہا! کہ بہو رانی سے فلاں کام کرنے کو کہہ دو......بیٹی نے بغض وعناد کے سبب اپنی بھابھی کو پھسانے کے لئے بھابھی کو وہ کام کرنے کو نہ کہا......بعد میں ماں نے پوچھا کہ بیٹی بہو نے فلاں کام کردیا ہے؟ تو بیٹی بولی ماں! بھابھی نے تو ابھی تک وہ کام کیا ہی نہیں......اب ماں (یعنی لڑکی کی ساس) اپنی بہو سے صحیح بات کی تصدیق کیئے بغیر، اس کی بات کو بغیر سنے ڈانٹنا شروع کردیتی ہے، لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے، تو بات بہت آگے نکل چکی ہوتی ہے......نتیجۃً جھگڑوں اور فتنہ وفساد کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بلکل اسی طرح کے معلامات، پڑوسیوں، خاندانوں، رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ پیش آتے ہیں اور نتیجہ (result)......بدگمانیاں، الزام تراشیاں، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے وغیرہ قرار پکڑتے جاتے ہیں اور امن وسکون تباہ وبرباد ہوکر رہ جاتا ہے، اسی طرح

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

اگر باہَر کے ماحول پرنظر کی جائے تو سب سے زیادہ بے چینی و بے قراری کا سبب یہی قباحت ہے جس نے بدامنی وبےسکونی پھیلائی ہوئی ہے مثلاً:

دوستوں کے درمیان جگھڑا:۔

دوستوں میں بھی جھگڑوں کا عظیم ترین سبب یہی برائی ہے...... **مثلاً:** ایک دوست دوسرے دوست کو...... اپنے تیسرے دوست کے بارے میں کہتا ہے:...... یار!'' **زید**''......تو تجھے فلاں دن بڑی گالیاں دے رہا تھا......اس نے تیرے بارے میں یہ کہا، وہ کہا......ارے یار! بہت نفرت کرتا ہے وہ تجھ سے، اور سامنے بڑا اچھا رویہ اختیار کرتا ہے، بڑے اچھے القابات سے بلاتا ہے......اب پہلا دوست دوسرے دوست کی بات مان کر......تیسرے دوست پر بدگمانی کرکے اس سے حقیقت کی تصدیق کئے بغیر گالیاں دینا شروع کردیتا ہے، وہ اپنے تیسرے دوست سے حقیقت کو سننا بھی گوارہ نہیں کرتا، نتیجۃً بات لڑائی جھگڑے خون خرابی تک جا پہنچتی ہے......

سیٹھ اورملازم میں جگھڑے:۔

عموماً فیکٹریوں، دکانوں، گوداموں، دفتروں، وغیرہ میں جو ملازمین کام کرتے ہیں ان کے مابین بھی بڑے بڑے فیصلے ''**یک طرفہ بات سن کر**'' کرلئے جاتے ہیں......وہ اس طرح کہ مثلاً:

فیکٹری میں ایک شخص بہت تجربہ کار، اچھی تعلیم یافتہ، اور حکمت کے ساتھ کام کرنے کے سبب سیٹھ صاحب کا ''**محبوب**'' بن چکا ہے، سیٹھ صاحب نے اس کی تنخواہ بھی کئی گنا بڑھا دی، اور کئی معاملات میں اس کو سہولتیں بھی فراہم کردیں...... یہ دیکھ کر دیگر

4
New

ملازمین نے بغض وحسد کی وجہ سے اس شخص کو سیٹھ کی نظروں سے گرانے کے لئے اس شخص کے بارے میں غلط باتیں بنا بنا کر سیٹھ صاحب کو کہنا شروع کردیں کہ ''**سیٹھ صاحب**'' وہ تو آجکل آپ سے پوچھے بغیر دوسری فیکٹریوں سے بھی رابطہ رکھتا ہے......وہ آپ سے غداری کررہا ہے، اس نے تو آپ کی پروپرٹی پر قابض ہونے کا بھی کہا تھا......جب سیٹھ صاحب نے یہ بات سنی تو غضب وغصہ میں آکر بغیر کچھ سوچے سمجھے، ملازم سے تصدیق کئے بغیر اس کو اپنی فیکٹری سے نکال دیا......ملازم اس وقت تو چلا گیا لیکن اب سیٹھ صاحب کے رویہ سے اتنا بدظن ہوا کہ اس نے واپس آکر سیٹھ صاحب سے جھگڑا شروع کردیا...... نتیجۃً فتنہ وفساد کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔

بالکل اسی طرح کے جھگڑے، چاہے دینی ہو یا دنیوی ''تنظیموں، تحریکوں، جماعتوں، کاروانوں، سیاسی یا دینی، فلاحی اداروں، اسکولوں، کالجوں، ٹیوشنز، وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں۔

علماء کے درمیان:۔

عوامی اعتراض : عام لوگوں میں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ یک طرفہ بات سن کر فیصلہ کرلیتے ہیں لیکن علماء میں یہ کیسے ہوتا ہے؟

جواب : ہوتا یہ ہے کہ علماء حضرات کے ساتھ کچھ نہ کچھ معتقدین ومُحِبّین ضرور ہوتے ہیں، اِنھیں معتقدین میں کچھ علماء کو لڑوانے والے بھی ہوتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اِدھر کی بات اُدھر...... اور...... اُدھر کی بات اِدھر لگا کر آپس میں علماء کے درمیان اختلاف کروادیتے ہیں......اور ......کچھ ایسے ہوتے ہیں جو علماء کے مابین علمی اختلاف کی وجہ سے مقابل علماء کے بارے میں غلط بیانی کرکے تنفر عام کرتے ہیں۔۔ مثلاً:

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of ...

اگر کوئی عالم عوام کے سامنے کوئی مسئلہ پیش کرے، اور وہ مسئلہ مختلف فیہ ہو، تو اب جن علماء کے درمیان اختلاف ہے ان کے معتقدین ومحبین اپنی طرف سے باتیں بنا بنا کر غلط مسائل علماء کی طرف منسوب کرکے اپنے علماء تک پہنچاتے ہیں، جب علماء تک وہ باتیں پہنچتی ہیں تو حقیقت کی معرفت کے معدوم ہونے کی وجہ سے اختلافات مزید بڑھ جاتے ہیں، لیکن جب حقیقت معلوم ہوتی ہے تو افسوس افسوس کرنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنا:۔

معاشرے میں جو شخص ذہین وفہیم ہو، تعلیم یافتہ ہو، تجربہ کار ہو، دولت مند ہو، اچھا عالم ہو، اچھا مفتی ہو، یا جس شخص کے پاس کسی بھی طرح کا فن موجود ہو اور وہ اس میں ماہر ہو......تو ایسے شخص سے اگر ایک طرف محبت رکھنے والے ہوتے ہیں......تو...... دوسری طرف ایک تعداد ہوتی ہے جو اُن سے حسد اور بغض وعناد رکھنے والی بھی بن جاتی ہے، اِسی حسد وبغض کی وجہ سے حاسدین......ان لوگوں کو معاشرہ میں ذلیل کرنے، عزت گھٹانے، کم تر ثابت کرنے، فاسق وفاجر ثابت کرنے، انتہائی نچلے درجے کا ثابت کرنے، لوگوں کی نظروں سے گرانے کی مذموم سعی کرتے ہیں، وہ اِس کام کے لئے مختلف قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں۔

ان میں ایک طریقہ جو سب سے زیادہ عام ہے......وہ غلط بیانی کرکے سامنے والے کو ذلیل کرنا ہے......جب حاسدین کسی کے بارے میں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں تو جاہل عوام تصدیق کیئے بغیر اس شخص کے بارے میں کوئی بھی غلط نتیجہ مرتب کرکے اس کے بارے میں بدگمانی کر بیٹھتی ہے اور ماحول بے چینی وبے سکونی کی شکل اختیار کر لیتا ہے، مثلاً: علماء ومفتیانِ کرام کے بارے میں کچھ حاسدین ایسی غلط باتیں رائج کردیتے

ہیں جن باتوں کا علماء ومفتیانِ کرام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا لیکن جاہل عوام جب وہ باتیں سنتی ہے تو آنکھیں بند کرکے بغیر تصدیق کیئے علماء ومفتیانِ کرام کے بارے میں غلط رائے قائم کرکے بدگمانی کا شکار ہوجاتی ہے......مزید یہ کہ بجائے ان علماء سے تصدیق کرکے حقیقت کو جانا جائے عوام وقتاً فوقتاً غلط نتائج مرتب کرکے دوسروں کو ان کے بارے میں بدظن کرنے میں مشغول ہوجاتی ہے، یاد رکھیئے! یکطرفہ بات سن کر فیصلے کرنے والا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کے مقرب علماء ومشائخ سے بدگمان ہونے والا بڑے خسارے میں رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ نے ایک حکایت نقل کی ہے:

بزرگوں کے بارے میں بدگمانی نہ کرو:۔

کہ ایک خراسانی حاجی صاحب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو وہاں ایک بزرگ حضرت طاہر بن یحی علیہ رَحمۃ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے......ایک بار مدینے شریف میں کسی حاسد نے کہہ دیا کہ تم بلا وجہ اپنا مال ضائع کرتے ہو! طاہر صاحب غلط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔

چنانچہ مسلسل دو سال انہوں نے حضرت طاہر بن یحی علیہ رحمۃ کی خدمت نہ کی......تیسرے سال سفرِ حج کی تیاری کے موقع پر حضور انور ﷺ نے خراسانی حاجی صاحب کے خواب میں جلوہ گر ہوکر کچھ اس طرح تنبیہ فرمائی......تم پر افسوس! بدخواہوں کی باتیں سن کر تم نے طاہر سے حسنِ سلوک کا رشتہ ختم کردیا! اس کی تلافی کرو اور آئندہ قطعِ تعلق سے بچو! چنانچہ وہ ایک فریق کی سن کر بدگمانی کر بیٹھنے پر سخت شرمندہ ہوئے اور جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سب سے پہلے ان بزرگ حضرت طاہر بن یحی علیہ رحمۃ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا:......اگر تمہیں پیارے آقا، شبِ اسراء

کے دولہا، محمد مصطفیٰ ﷺ نہ بھیجتے تو تم آنے کے لئے تیار ہی نہ تھے! تم نے مخالف کی ''یک طرفہ بات سن کر میرے بارے میں غلط رائے قائم کر کے اپنی عادتِ کریمانہ ترک کر دی'' یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں تمہیں تنبیہ فرمائی۔

یہ سن کر خراسانی حاجی صاحب پر رقت طاری ہوگئی......عرض کی حضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: مجھے پہلے ہی سال پتہ چل گیا تھا، دوسرے سال بھی تم نے بے توجہی سے کام لیا تو میرا دل صدمہ سے چور چور ہو گیا۔ اس پر جنابِ رسالتِ مآب ﷺ نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دلاسہ دلایا اور تمہارے خواب میں تشریف لا کر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دست بوسی کی، اور پیشانی چومنے کے بعد یک طرفہ بات سن کر رائے قائم کر کے دل آزاری کا باعث بننے پر بزرگ سے معافی مانگی۔ (مُلَخَّصًا حجة الله على العالمين ص 571)

قارئینِ کرام! اس حکایت میں تھوڑا سا غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں غلط تاثرات پیش کرے......تو اس کی بات پر آنکھ بند کر کے اعتماد کرنا انتہائی درجہ کی حماقت و بے وقوفی پر دال ہے، کیونکہ جو شخص غلط بیانی کر رہا ہے وہ حقیقت میں کسی پر تہمت لگا رہا ہے، یا پھر وہ اس کی غیبت و چغلی کر رہا ہے، اب اگر کوئی اس کی بات کو سننے لگ جائے اور تصدیق بھی کرتا جائے تو وہ دراصل ایسے شخص کی گناہ پر معاونت کر رہا ہے اور گناہ پر معاونت بھی گناہ ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ......

تَرْجَمَہ: اور تم گناہ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

6
New

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص ''یکطرفہ بات سن کر بدگمانی کا شکار ہو جاتا ہے'' وہ بدگمانی کے کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی ہو رہا ہوتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ وہ خوامخواہ کسی سے غلط فہمی کی بناء پر قطعِ تعلق بھی کر رہا ہوتا ہے۔

مزید اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں جیسے باعمل علماء ومفتیانِ کرام و باشرائط پیرانِ عظام کے بارے میں کوئی غلط بات سن کر ان سے بدگمانی کرنا، ان سے قطعِ تعلق کرنا، دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

یاد رکھئے! ''کسی شخص کی بات جو دوسروں کے خلاف ہو مان لینا'' اسے علماء نے عزت گھٹانے والی عادات میں شمار کیا ہے چنانچہ:

سیدنا محمد بن قرظی علیہ رحمۃ سے عرض کی گئی......

یا سیدی! عزت گھٹانے والی کون کون سی عادتیں ہیں؟ فرمایا:

(1) زیادہ بولنا (2) راز کھولنا (3) ہر کسی کی بات (جو دوسرے کے خلاف ہو) مان لینا۔

(اتحاف السادة المتقين ج9ص 352)

چغل غور کی بات مت مانو:

جب بھی آپ کے پاس آ کر کوئی شخص کسی کی برائی کرتا ہے، تو وہ دراصل کسی کی غیبت کرتا ہے، اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ اور جو شخص گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرے وہ فاسق کہلاتا ہے۔ اور فاسق کی خبر معتبر نہیں ہوتی چنانچہ:

امام محمد بن شہاب زہری علیہ رحمۃ ایک مرتبہ بادشاہ سلیمان بن عبدالملک کے

7

New

پاس تشریف فرماتھے کہ ایک شخص آیا...... بادشاہ نے قدرے ناگواری کے ساتھ اس سے کہا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے میرے خلاف فلاں فلاں بات کہی ہے!!'' اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا...... بادشاہ نے اصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے وہ سچا آدمی ہے (وہ جھوٹ کیسے بول سکتا ہے)

تو امام زہری علیہ رحمۃ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے فرمایا: (آپ کو جس نے اس طرح کی خبر دی وہ تو چغلی کھانے والا ہوا اور) چغل خور کبھی سچا نہیں ہوسکتا، یہ سن کر بادشاہ سنبھل گیا، اور کہنے لگا: کہ حضور آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اس شخص سے کہا: اِذْھَبْ بِسَلَامٍ: یعنی تم سلامتی کے ساتھ لوٹ جاؤ (احیاء العلوم ج3 ص193)

خفیہ باتیں سننا اور دوسروں کے عیب تلاش کرنا:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم بدگمانی سے بچو، کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، اور نہ تو عیب جوئی کرو، نہ کسی کی باتیں خفیہ سنو۔ (متفق علیہ) (مراۃ ج6 ص409)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

کہ (ظن سے مراد) بلا دلیل، بلا ثبوت مسلمان بھائی کے متعلق بدگمانی کر لینا ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو اپنا دشمن سمجھ لینا اس کے ہر قول (بات) ہر کام کو اپنی دشمنی قرار دے دینا یہ برا ہے کہ یہ لڑائی فساد کی جڑ ہے...... بعض عورتوں کا بلاوجہ شبہ ہوتا ہے کہ فلاں نے مجھ پر جادو کروایا ہے...... اگر گھر میں کسی کو اتفاقاً بخار آ گیا...... یا...... جانور نے دودھ کم

دیا تو اپنے پڑوسیوں پر جادو تعویذ گنڈے کی بدگمانی کر کے دل میں گرہ رکھ لی...... یہ ممنوع (ناجائز وحرام) ہے۔

مزید آگے فرماتے ہیں؛ کہ ایسی بدگمانیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں اور شیطان بڑا جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ بھی بڑے ہی ہوتے ہیں قرآنِ کریم فرماتا ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْم (49۔12) بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔ یہ آیتِ کریمہ اس حدیثِ پاک کی تائید کرتی ہے۔

مزید فرماتے ہیں: کسی کی ہر بات پر کان لگائے رہنا، کسی کے ہر کام کی تلاش میں رہنا کہ کوئی برائی ملے تو میں اسے بدنام کردوں، دونوں حرام ہیں......

حدیث شریف میں ہے؛ کہ مبارک ہو کہ جسے **اپنے عیبوں کی تلاش** دوسروں کی عیب جوئی سے باز رکھے۔ (مرقات) یعنی وہ اپنے عیب ڈھونڈنے میں، ان سے توبہ کرنے میں، ایسا مشغول ہو کہ اسے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا وقت ہی نہ ملے۔

(مراۃ ج6 ص410)

نہ تھی اپنے عیبوں کی ہم کو خبر — رہے دیکھتے سب کے عیب و ہنر

پڑی اپنے کرتوت پر جو نظر — تو خود سے برا کوئی بھی نہ رہا !! !

اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں:۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ (پ15 بنی اسرائیل 36)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑھ جس کا تجھے علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

اوردل......ان سب سے سوال ہونا ہے۔

تفسیرِ خزائن العرفان میں مذکورۃ آیت کے تحت لکھا ہے:

یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو! کہ میں نے دیکھا (ہے)......جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت (یہ) نہ کہو کہ میں نے سنا (ہے)......ابن حنفیہ سے منقول ہے: جھوٹی گواہی نہ دو......ابنِ عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا: کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔

(خزائن العرفان ص513)

کسی کی بات دوسروں کو نہ پھنچاؤ:۔

سیدِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے ''میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں''

(سنن ابو دائود، ج4ص348حدیث:4860)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ حدیث پاک کے اس حصے **''مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پھنچایا کرے''** کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا......یا......اُس نے یہ کہا، فلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔ (اشعۃ اللعمات ج4ص83)

مذکورہ حدیث پاک سے وہ لوگ درس حاصل کریں: جو شاگرد کی استاذ سے، بیٹے کی باپ سے، ملازم کی سیٹھ سے، امام وموذن کی مسجد کمیٹی سے، بلا مصلحتِ شرعی کمزوریاں اور برائیاں بیان کر کے غیبت کا کبیرہ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کو اُن کی نظر سے گرانے کی مذموم سعی کرتے ہیں۔ شاید انہیں اس بات کا ہوش بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کر کے کتنی

بڑی خرابیوں کا باعث بنتے ہیں۔...........یقینی سی بات ہے کہ جب شاگرد اپنے استاذ کی، ملازم اپنے سیٹھ کی نظروں سے گر گیا تو پھر بے چارے کا جو انجام ہوگا وہ ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔

جھوٹے کا منہ کالا:۔

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی کے بارے میں کوئی منفی (Negative) بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہارے معاملے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اِس آیتِ مبارکہ کے مصداق قرار پاؤ گے۔

......اِنۡ جَاءَ کُم فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوا (پ26.الحجرات6)

......ترجمہ: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیتِ کریمہ تم پر صادق آئے گی۔

......ھَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِیۡم (پ29:القلم11)

......ترجمہ: بہت طعنہ دینے والا، بہت ادھر ادھر کی لگاتا پھرنے والا۔

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں معاف کردیں! اس نے عرض کی:

یا امیر المومنین! معاف کردیجئے۔ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔

(احیاء العلوم ج3ص193)

پیٹ کا ھلکا:۔

ایک شخص نے کسی بزرگ علیہ رحمۃ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر انہیں ان کے دوست کی کچھ منفی (Negative) باتیں بتائیں، اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا: افسوس! تم

میرے پاس تین برائیاں لے کر آئے ہو۔(1) مجھے میرے مومن بھائی سے نفرت دلائی (2) اس وجہ سے میرے دل کو (تشویش اور وسوسوں میں) مشغول کیا اور (3) اپنے امین نفس پر تہمت لگائی (یعنی میں تمہیں امانت دار سمجھتا تھا، مگر تم تو پیٹ کے ہلکے نکلے) (احیاء العلوم ج3ص 193)

چغل خوروں سے بچو!

بزرگانِ دین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور محبتوں کے چوروں سے بچو! یہ چور بدگوئی کرنے والے اور چغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چراتے ہیں (المستطرف ج1ص 151)

حالتِ جہاد:۔

حضرت منصور بن زَاذَان علیہ رحمۃ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی قسم! میرے پاس عموماً جو بھی آکر بیٹھتا ہے وہ جب تک چلا نہ جائے، میں گویا اس کے ساتھ حالتِ جہاد میں ہوتا ہوں۔ کیونکہ وہ مجھے میرے دوست سے مُتَنَفِّر کرنے (یعنی نفر دلانے) سے باز نہیں رہتا، یا میری غیبتیں کرنے والوں کی غیبتیں مجھ تک پہنچا کر مجھے تشویش میں ڈالتا اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے (تنبیہ المغترین 196)

اِس فساد کی جڑ کا کوئی حل:۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمیں کسی کے بارے میں کوئی بات کہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی کے بارے میں ہمیں کوئی بات کہے......تو جب تک ہمیں وہ بات (Confirm) معلوم نہ ہو ہم اس کی تصدیق نہ

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

9
New

کریں......کیونکہ ہمیں جو بھی کسی کے بارے میں کوئی بات کہہ رہا ہے......یا......تو وہ ہمیں اس کے شر سے بچانے کے لئے کہہ رہا ہے......یا پھر وہ اس سے بغض وعناد کی وجہ سے اس کی برائی کر رہا ہے......یا......پھر فضول گوئی کی عادت کی وجہ سے کہہ رہا ہے......اب اگر وہ ......اس کے شر سے بچانے کے لئے اس کی برائیاں بیان کر رہا ہے تو فوراً اس بات کی تحقیق کی جائے ''بغیر کسی تحقیق کے یہ کہنا اور مان لینا کہ وہ اَیسا ہے وہ وَیسا ہے یہ انتہائی درجہ کی بے وقوفی پر دال ہے'' ......اور اگر وہ اس سے بغض عناد کی وجہ سے برائیاں بیان کر رہا ہے اور دونوں میں جھگڑا کروانا چاہتا ہے تو یقینی سی بات ہے کہ بغیر تحقیق کے جو بات بھی پہنچی گی وہ غلط ہی ہوگی اس صورت میں جلد سے جلد تحقیق کی جائے...... ''تصدیق کرتے ہوئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جس شخص نے ہمیں وہ بات کہی ہے اس کا نام قطعاً (یعنی بلکل) نہ لیا جائے'' ورنہ اس سے مزید فتنہ وفساد میں ہوگا......تصدیق کرنے کے بعد آپ کی بہت ساری غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی اور جڑ سے ہی جھگڑے کا خاتمہ ہوجائے گا۔

﴿آپ کیوں ایسا کرتے ھیں ؟﴾

جو لوگ معاشرے میں فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے ''اِدھر کی اُدھر'' اور ''اُدھر کی اِدھر'' لگاتے پھرتے ہیں......میں ان سے ہاتھ جوڑ کر التجاء کرتا ہوں کہ آپ ایسا ہرگز نہ کریں!......کیوں آپ لوگوں کی زندگیوں کا چین وسکون تباہ برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟......کیوں آپ کسی کو دکھ پہنچانا چاہتے ہیں؟......کیوں آپ غیبت، چغلی، تہمت الزام تراشی وغیرہ گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کر کے خود اللہ تعالیٰ کی ناراضی

والے افعال میں مشغول ہیں؟

ایسا قبیح فعل کرنے والے تھوڑا سوچیں !!! کہ میرے اس فعل سے کتنے لوگوں میں نفرتیں پھیل جائیں گی، کتنے لوگوں کے گھر ٹوٹ جائیں گے، کتنے دوستوں میں تنفر کی وبا قرار پکڑتی جائے گی، دینی کاموں میں کتنی رکاوٹ ہوجائے گی، کتنے لوگوں میں غلط فہمیوں کی وجہ سے لڑائی جھگڑے خون خرابی، قتل وغارتگری ہوجائے گی۔

اگر اس طرح کی حرکتیں کرنے والے اپنے فعل سے باز نہ آئے تو دنیا و آخرت میں وہ بڑے تباہ و برباد ہوکر رہ جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالی ہمیں کینۂ مسلم سے پاک وصاف رکھے، ہمیں آپس میں پیار محبت، الفت اور بھائی چارگی کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین ثم اٰمین

طالبِ دعا : ابو تراب محمد عرفان قادری غُفِرَلَهُ

رابطہ نمبر:0322-2832270

☆☆☆☆

10

New

غصہ کنٹرول

بِسْمِ اللّٰهِ جَلِيْلِ الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿ہر نماز کے بعد ایک بار﴾

فضیلت: غصہ پر کنٹرول ہو اور شیطان اور اُس کے لشکروں سے محفوظ رہے

حفاظت

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَوُلْدِىْ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ ﴿ہر نماز کے بعد تین بار﴾

فضیلت: دین، ایمان، جان، مال، اولاد سب محفوظ رہیں

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah